بفیضِ روحانی: تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّیٰ بنامِ تاریخی مُشعِرِ سالِ تصنیف

تجانبُ اھلِ السنۃ عن اھلِ الفتنۃ

ملقّب بلقبِ تاریخی مُشعِرِ سالِ تکمیل

اجتنابُ اھلِ السُّنۃ عن اھلِ الفتنۃ

٦١ ھ ١٣

تصنیفِ لطیف

ناصرِ سنیت کاسرِ لامذہبیت مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طیّب صاحب صدّیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

مدرسہ گلشن رضا۔ کوملی۔ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

نام کتاب — تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

ملقب بلقب تاریخی اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

مصنف — ناصر سنیت کاسر لا مذہبیت فاضل نوجوان مولانا ابو الطاہر محمد طیّب صاحب صدیقی قادری برکاتی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

بسعی جمیل — عبد الصمد قادری رضوی اورنگ آبادی مدرسہ گلشن رضا کولمبی، ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

پروف ریڈنگ۔ حضرت مولانا محمد اسلم صاحب صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسلام صاحب مصباحی استاذ ادارہ ہذا۔

ناشر — مدرسہ گلشن رضا کولمبی۔ ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

طبع چہارم — ماہ صفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء

تعداد — ایک ہزار

کتابت — نیاز احمد نوری ہرکشنوی ثم اترولوی

ملنے کے پتے

۱۔ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

۲۔ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ " " " " " " "

۳۔ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ " " " " " " "

۴۔ مکتبہ نعیمیہ ۴۲۲ " " " " " " "

۵۔ قادری کتاب گھر۔ اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی۔

۶۔ اپنا نوری بکڈپو نزد الجامعۃ الغوثیہ اترولہ۔ ضلع بلرام پور۔ یوپی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وہابیوں[۱]، دیوبندیوں[۲]، قادیانیوں[۳]، رافضیوں[۴]، نیچریوں[۵]، خاکساریوں[۶]، چکڑالویوں[۷]، لیگیوں[۸]، مرتد حسن[۹] نظامی اور احراریوں[۱۰]، آغاخانیوں[۱۱]، بابیوں[۱۲]، بہائیوں[۱۳]، نجدیوں، صلح کلیوں[۱۴] کے عقائد کفریہ کیا ہیں اور سنی مسلمانوں کو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے؟ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

المستفتی

حاجی عثمان عبداللہ کھتری رضوی مالک رضوی سوپ فیکٹری

جام جودھ پور - کاٹھیاواڑ

الجواب

الحمد للہ رب العلمین الذی یحب عبادہ المؤمنین ولا یرضی عن القوم الفاسقین ولا یحب الکافرین۔ ارسل رسولہ النبی الامین المکین۔ وانزل علیہ الکتاب المبین بواسطۃ الروح الامین وعلمہ علم الاولین والاخرین وجعلہ سید المرسلین وبعثہ خاتم النبیین

واوجب تعظیمہ وتوقیرہ علی جمیع عبادہ المسلمین وانزل لعنتہ واشد مقتہ علی من عابہ او اھانہ او استخف بہ او کذبہ فاعد لھم العذاب المھین وافضل الصلاۃ واجمل السلام علی نبیہ ورسولہ وحبیبہ وخیر خلقہ وقاسم رزقہ وعروس مملکتہ وسراج افقہ ونور عرشہ ومالک ملکہ بتملیکہ وعالم اسرارہ بتعلیمہ سیدنا ونبینا ومولانا وحبیبنا ومالکنا وملیکنا محمد الذی ارسل رحمۃ للعالمین ہ الذی ھو بالمومنین رؤف رحیم وسید القاھرین علی اعداء الدین الذی اوجب علی امتہ الموالاۃ مع المسلمین والمجانبۃ عن المرتدین والمبتدعین ثم الصلوٰۃ والسلام علیہ وعلی الہ الاطھار واصحابہ الاخیار الذین اخبر عنھم ربھم تبارک وتعالی انھم رحماء بینھم واشداء علی الکفار ثم الصلاۃ والسلام علیہ وعلی سائر اولیاء امتہ وعلماء ملتہ وابنہ الغوث الاعظم وعلی سائر اھل سنتہ الناجین المفلحین امین یارب العلمین

جواب سوال اول

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اس کی کتاب "کتاب التوحید" کا ترجمہ ہندوستان میں اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کے نام سے شائع کیا جس میں صدہا کفریات ہیں۔ علمائے اہلسنت کثرھم اللہ تعالیٰ ونصرھم وایدھم بروح القدس نے کثرت سے اس کے رد شائع کئے جن میں اس کے کفریات کو طشت ازبام کیا۔ ان مبارک

المبتدعین والمرتدین وسائر اعداء الدین۔ آمین۔

جواب سوال ہشتم۔ آل انڈیا مسلم لیگ بنظم مسمّٰی بہ مسلم لیگ کے وہ اغراض اصلیہ و مقاصد اساسیہ جن کی حمایت و پابندی کا تحریرًا حلفی اقرار کئے بغیر کوئی شخص لیگ کا ممبر نہیں بن سکتا مختصر طور پر حسب ذیل ہیں۔ (۱) ہندوستان میں آزاد جمہوری حکومت قائم کی جائے جس کے ذریعے سے مسلمان ہندو مجوسی نصرانی یہودی سکھ وغیرہ تمام باشندگان ہند کثرت رائے سے ہندوستان میں حکمرانی و فرمانروائی کریں (۲) ہندوستان میں جس قدر مسلمان اور مسلمان کہلانے والے ہیں جیسے مسلمانان اہلسنت و وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین و روافض و خوارج و قادیانیہ ذہابیہ بہائیہ و چکڑالویہ نیچریہ گاندھویہ و خاکساریہ کہ سنی مسلمانوں کے سوا یہ تمام مدعیان اسلام بحکم شریعت مطہرہ کفار و مرتدین لئام ہیں۔ ان سب کے سیاسی اور مذہبی حقوق و مفاد کو ترقی دی جائے۔ اور ان کی حفاظت کی جائے (۳) ہندوستان میں جس قدر کفار و مشرکین ہیں ان سب کے ساتھ مسلمانوں کا اتحاد کرایا جائے (۴) مسلمان کہلانے والے جس قدر فرقے ہیں (وہ اگرچہ مبتدعین و مرتدین ہوں) ان سب کو مسلمانوں کا بھائی بنادیا جائے اور اس رشتۂ اخوت کو مضبوط کیا جائے۔ ہر سنی مسلمان اپنے ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم سچے اور پیارے دین اسلام و مذہب اہلسنت کے احکام و فرائض و اصول و قوانین کی روشنی میں دیکھ رہا ہے کہ یہ چاروں مقاصد لیگیہ مشتمل بر محرمات و خباثات و شناعات

ا؎ مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی حفاظت۔ خالص مذہبی امور میں جمعیۃ العلماء ہند

بلکہ منجر بانت ضلالات وکفریات ہیں جو شخص ان کو بخوبی سمجھ کر ان کو قبول کرنے کا تحریراً حلفی اقرار کر کے لیگ کا ممبر بنے گا وہ بحکم شرع مطہر ہرگز سنی مسلمان نہ رہے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اسی نام نہاد مسلم لیگ نے ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو لیگ کے چوبیسویں اجلاس بمقام بمبئی میں جو تجویز منظور کی تھی اس کے مطابق مسٹر جینا نے آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اراکین اور مختلف صوبوں کے نمائندوں کی باہمی مشاورت سے ایک مرکزی پارلیامنٹری بورڈ قائم کیا۔ مسلم لیگ پارلیامنٹری بورڈ نے ایک انتخابی دستور العمل جاری کیا۔ جس کا سب سے پہلا نمبر حسب ذیل ہے۔

مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی حفاظت خالص مذہبی امور میں جمعیۃ العلماء ہند اور مجتہدین کرام کی رائے کو خالص وقعت دی جانی چاہیئے۔ یہ امر تو محتاج بیان ہی نہیں کہ لیگ کے دھرم میں کسی شخص کے مسلمان ہونے کے لیے صرف اسی قدر کافی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلائے یا گورنمنٹی مردم شماری میں مسلمان لکھا جائے اگرچہ اپنے عقائد کفر و ضلالت کے سبب بحکم شریعت مطہرہ کیسا ہی کھلا ہوا کافر مرتد بے دین بدمذہب ہو۔ تو تمام بدمذہبوں مرتدوں کے ضلالات وکفریات کی حفاظت کو اپنے دستور العمل میں داخل کر لیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کہنا تو یہ ہے کہ اس عبارت میں مسلم لیگ نے صاف لفظوں میں کھلم کھلا اعلان کر دیا کہ خالص مذہبی امور میں وہابیو دیوبندیوں کی گڑھی ہوئی جمعیۃ العلماء ہند اور مجتہدین روافض کی رائے کو خاص وقعت دی جائے گی۔ یعنی مذہبی باتوں میں وہ انھیں کفار وہابیہ

ومرتدین وہابیہ و مجتہدین رافضیہ کے احکام کی پابندی کرے گی۔ مطلب
یہ ہوا کہ اگر معاذ اللہ لیگ کو حکومت خود اختیاری حاصل ہو گئی تو وہ عیش پسند
مائل آزادی کلمہ گویانِ اسلام کو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر کے سوالات
ومسائل سے قطعاً بے نیاز کر کے پیر نیچر سرسید احمد خاں کولی کی گڑھی
ہوئی نیچریت کا پیالہ پلا دے گی اور جو لوگ پابند مذہب پرانے
خیال کے مسلمان باقی رہ جائیں گے تو اپنی حکومت کے قوانین و احکام
دیوبندی ملاؤں رافضی مجتہدوں کے کفری فتووں کے مطابق گڑھ کر
ان کو حکومت لیگیہ کے زور سے جبراً وہابی دیوبندی یا رافضی بنادے
گی۔ اور اس طرح ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم اصلی اور سچے
دین اسلام و مذہب اہلسنت کو ہندوستان سے مٹا دے گی والعیاذ
باللہ تبارک وتعالیٰ۔ (ملاحظہ ہو تاریخ مسلم لیگ شائع کردہ مکتبہ
لیگ بمبئی نمبر ۳ کا صفحہ ۲۴۲) افسوس کہ آج سنیوں کے بہت سے مولوی
کہلانے والے لیگ کی ممبری یا اس کی حمایت و طرفداری یا اس کے متعلق
حق سے سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس
وقت مسلم لیگ کے مقابل اپنا فرض منصبی حمایت سنیت نکات بدمذہبی، و
لامذہبیت کیوں نہیں بجا لاتے تو کہتے ہیں کہ خاموش رہو۔ ہم نے
لیگ کی ممبری یا اس کی طرفداری یا اس کے متعلق بیان احکام شرعیہ سے خاموشی محض اسی
لیے اختیار کی ہے کہ اس طرح لیگ پر اپنا حق خدمت ثابت کریں اور
پھر جب اس کو حکومت خود اختیاری حاصل ہو جائے تو قانون سازی
کی باگ ڈور اس سے اپنے ہاتھوں میں لے لیں وہ آنکھیں کھول کر

مسلم لیگ کی یہ شنیع و قبیح تصریح تفضیح دیکھیں اور غور کریں کہ وہ سنیوں کے
ان مولوی کہلانے والے حضرات کو صرف اس لیے ساتھ لیے ہوئے ہے
کہ ان کے ذریعے سے عوام اہلسنت پر اپنا اثر جمائے ان کی جماعت پر قبضہ کرکے
اپنا الو سیدھا کرے اور حکومت خود اختیاری ملنے کے بعد سب سے
پہلے انھیں سنیوں کو نیچری یا رافضی یا دیوبندی بنائے اور سچے دین
اسلام مذہب اہلسنت کو مٹائے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جماعت مبارکہ اہلسنت پیلی بھیت نے اسی مقصد کی توضیح میں
ایک مفید اشتہار واجب الاظہار شائع کیا تھا۔ ہم یہاں اس کو بجنسہ
نقل کرتے ہیں۔ سنی مسلمان بھائی بنگاہِ ایمان و انصاف ملاحظہ فرمائیں۔
اور دوست و دشمن کو پہچانیں۔

سنی مسلمانو! خوابِ غفلت سے بیدار ہو
مسلم لیگ کیا چاہتی ہے؟

مولوی بے دُم کے گدھے ہیں ان سے ابھی کام لینا چاہتے ہے۔
جب ان کی ضرورت نہ رہے تو ان کا خاتمہ کر دینا چاہتے ہے۔
لیگیو! عوام کی دلچسپی کے لیے اپنی عورتوں کو اسٹیجوں پر لاؤ گے؟
حضرات علمائے اہلسنت کب تک سکوت فرمائیں گے۔

نمبرا۔ ۱۸، ۱۹، ۱۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو کلکتے میں مسلم لیگ کا اجلاس
مسٹر محمد علی جینا کے زیر صدارت ہوا جس کے خطبہ صدارت میں جیناصاحب

نے فرمایا۔ ہم نے نام نہاد مولاناؤں کے اقتدار کا خاتمہ بھی ایک حد تک کر دیا ہے جو دوسروں کی انگیخت پر قوم کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ ہمیں پورے انہماک اور جوش سے اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا چاہیے اس جنگ آزادی میں ہمیں اپنی عورتوں کو بھی ساتھ رکھنا چاہیے میں اکثر مقامات پر دیکھ چکا ہوں کہ متعدد تقاریب اور اجتماعات میں عوام اکے جدوجہد میں دلچسپی لیتے ہیں۔

دیکھو مکتبۂ لیگ بھنڈی بازار بمبئی نمبر ۳ کی شائع کردہ سیرت محمد علی جناح صفحہ ۱۶۵ نمبر ۲۔ ۲ جولائی ۱۹۳۹ء کو رات کے ۹ بجے ڈونگری پر قیصر باغ (شہر بمبئی) میں مسلم لیگ کا ایک عام جلسہ زیر صدارت سر علی محمد خاں لیڈر آف مسلم لیگ منعقد ہوا۔ اس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے لیڈر راجہ محمود آباد نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

افسوس ہے کہ آج چالاکی سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات اٹھا کر مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مگر ہاں سیاست میں ہے آج مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ آگے چل کر آپ نے کہا۔ ہمارے مولوی اور مولانا کہلانے والے ہم کو ملیا میٹ کر رہے ہیں انھوں نے مذہبی دکانیں کھول رکھی ہیں ان سے ہم کو بچنا چاہیے۔ (دیکھو گجراتی اخبار انصاف روزنامہ بمبئی مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۹ء نمبر ۱۱۰ جلد ۳ کا صفحہ ۱ و ۶۔ نمبر ۳۔ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ پیلی بھیت (یوپی) نے بریلی

الیکٹرک پریس بریلی میں چھپوا کر ایک رسالہ شائع کیا اور اس کا نام "مسلم لیگ اور کانگریس" رکھا۔ اس کے صفحہ ۱۱ پر لکھا

علماء سو نے افغانستان کو برباد کر دیا۔ ترکی کو تباہ کر ڈالا۔ ایران کو کمزور بنا دیا۔ عرب کو غلام بنا دیا۔ اب دنیا کے مسلمان بیدار ہو رہے ہیں۔ ترکی میں غازیٔ اعظم مصطفیٰ کمال پاشا نے اور ایران میں اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے ان علماء سو کو پھانسی کے تختہ پر لٹکوا دیا۔ اگر ہندوستان کے ان مولویوں نے اپنے رویے کی اصلاح نہ کی تو وہ وقت قریب ہے کہ ان ملت فروش مولویوں کا بھی وہ حشر ہوگا جو ترکی اور ایران میں ہو چکا۔ مسلم لیگ نیک باطن اور خدا پرست مولویوں کی بہت زیادہ عزت کرتی ہے اور ان کی حامی ہے۔

نمبر ۲ کمال اتاترک کے مرنے کے بعد ان کی ایک رفیقہ خالدہ ادیب خانم نے ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان یہ تھا۔ ہماری حکومت کا ابتدائی دور دلچسپ حالات جس کا اردو ترجمہ ایک اخبث الدہریین انجس الینچریین عبدالرزاق ملیح آبادی نے کیا۔ جو رسالہ محشر خیال اردو بازار جامع مسجد دہلی کے مصطفیٰ کمال نمبر بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء میں صفحہ ۵ سے صفحہ ۶۲ تک شائع ہوا۔ اس میں صفحہ ۶۱ پر فرماتی ہیں۔

پبلک میں آکر یہ قل اعوذی قال اللہ و قال الرسول کرتے ہیں۔ شراب کو حرام بتاتے ہیں لیکن خلوت میں پہنچکر بالکل بدل جاتے ہیں اغیار کے یہ جانشین خلوت میں وہ کرتے ہیں جس کا تصور بھی کوئی نہیں کر سکتا۔

اتنی پیتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ مصطفیٰ کمال یہ کہتے تھے مگر اس وقت
پبلک میں ان ریشا ئیلوں کو بدنام کرنا نہیں چاہتے تھے ان کا خیال تھا کہ
ان بے دم کے گدھوں سے ابھی کام لینا چاہیئے۔ پھر جب ان کی ضرورت
باقی نہ رہے تو ان کا خاتمہ کر دینا چاہیئے۔ انھیں ملاؤں کو دیکھتے دیکھتے ان
کا خیال ہو گیا تھا کہ اخلاق اور پابندیٔ شرع کوئی چیز نہیں۔ جو لوگ بھی
دیندار ظاہر ہوتے ہیں یا ریا کار ہوتے ہیں یا حد درجہ کے بے وقوف

سُنّی مُسلمانو! ان چاروں عبارتوں کو بار بار پڑھو اور
ٹھنڈے دل سے غور کرو۔

سُوال:۔ مسلم لیگ کیا چاہتی ہے؟
جواب:۔ نام نہاد مولاناؤں کے اقتدار کا خاتمہ کر دینا اس کا مقصد ہے
(دیکھو عبارت نمبر ا۔
سوال:۔ مسلم لیگ کے نزدیک نام نہاد مولانا کون لوگ ہیں؟
جواب:۔ نام نہاد مولانا وہی علماء ہیں جو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر کے[۱]
دین و مذہب کی اشاعت کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ کے نزدیک وہی
لوگ نام نہاد مولانا اور وہی لوگ علماء سو ہیں (دیکھو عبارت نمبر ۲۔)
سوال:۔ مسلم لیگ جن علماء کو نام نہاد مولانا اور علماء سو کہتی ہے جب
لیگ کو اقتدار حاصل ہو جائے گا تو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرے گی؟
جواب:۔ ان سب علماء کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دے گی جیسا کہ
ترکی اور ایران میں کیا گیا (دیکھو عبارت نمبر ۳)
سوال:۔ لیگ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ نیک باطن اور خدا پرست

---

[۱] سوالات کو مسلمانوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں جنھوں نے مذہبی دکانیں کھول رکھی ہیں جو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر کے

مولویوں کی بہت زیادہ عزت کرتی ہے اور ان کی حامی ہے۔ لیگ کے اس دعویٰ کی کیا حقیقت ہے؟

جواب:۔ لیگ اس وقت پبلک میں ان ریشنائیلوں کو بدنام کرنا نہیں چاہتی ہے اس کا خیال ہے کہ ان بے دم کے گدھوں سے ابھی کام لینا چاہیئے پھر جب ان کی ضرورت باقی نہ رہے تو ان کا خاتمہ کر دینا چاہیئے کیونکہ مولویوں کے ساتھ یہی برتاؤ ترکی اور ایران میں کیا گیا (دیکھو عبارت نمبر۲) اور لیگ بھی مولویوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے گی۔ (دیکھو عبارت نمبر۳)

سوال:۔ جو لوگ مسٹر جینا صاحب کو قائداعظم مانتے ہیں ان کو اپنی عورتوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ ان سب کو چاہیئے کہ لیگ کے جلسوں میں اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لے جایا کریں تاکہ لیگ کی تقریبوں لیگ کے جلسوں میں عوام بے حد دلچسپی لیا کریں۔ لیگ کے قائداعظم صاحب کا یہی حکم ہے (دیکھو عبارت نمبر۱)

سوال:۔ لیگ کے نزدیک احکام شریعت کی پابندی اور دینداری کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ لیگ کے نزدیک احکام شریعت کی پابندی کوئی چیز نہیں۔ جو کوئی دیندار نظر آتا ہے وہ لیگ کے نزدیک ریاکار ہوگا یا حد درجہ کا بے وقوف۔ لیگ کے غازیٔ اعظم کا خیال یہی تھا (دیکھو عبارت نمبر۴) اور مسٹر جینا صاحب نے کمال اتاترک کی موت پر اظہار غم کرتے ہوئے

فرمایا۔ کمال اتاترک جدید اسلامی دنیا میں سب سے بڑا اور عظیم الشان مسلمان تھا۔ (دیکھو رسالہ محشر خیال دہلی دسمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۴۳)

سنی مسلمان بھائیو! یہ ہیں لیگ کے خیالات۔ یہ ہیں لیگ ۔۔۔ کے ارشادات۔ ان سب کو دیکھنے کے بعد بھی جس کا جی چاہے لیگ کی موافقت کرے جو چاہے مخالفت کرے ہم اپنا فرض ادا کر چکے۔ البتہ ہم اتنا کہے دیتے ہیں کہ کانگریس اور احرار لیگ اور خاکسار ان چاروں سے دور اور سب بدمذہبوں اور بے دینوں سے بیزار و نفور ہو۔ ساڑھے تیرہ سو برس والے دین اسلام و مذہب اہلسنت پر استقامت اختیار کرو۔ احکام شریعت کے سچے متبع بنو۔ اولیائے کرام و حضرات علمائے اہلسنت و اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دین و مذہب پر مضبوطی سے قائم رہو اور خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم توفیق بخشیں تو جماعت اہلسنت کے رکن بنو اور اس کی قرطاس رکنیت پر پابندی اور تصلب کے ساتھ عمل کرو۔ لیگ و خاکسار کانگریس اور احرار صرف چند باتوں میں باہم جنگ زرگری کر رہی ہیں مگر تم کو بے دین و نیچری بنانے کے مقصد میں یہ چاروں پارٹیاں آپس میں متحد و متفق ہیں۔ اپنا دین و ایمان بچانا چاہتے ہو تو ان چاروں سے بچو۔ واللہ الموفق بالخیر۔ المشتہرین۔ الاراکین جماعت مبارکہ اہلسنت محلہ محتشم خاں پیلی بھیت۔ والسلام علیٰ اہل الاسلام۔

پنجشنبہ ۱۱ صفر ۱۳۵۹ھ

اس اشتہار کو نقل کرنے کے بعد ہم بخلوص قلب دعا کرتے ہیں کہ خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سنیوں کے ان مولوی کہلانے والوں کی آنکھیں کھولیں۔ آمین۔ لیگ کا دستور اساسی بکثرت کفریات و ضلالات و وبالات پر مشتمل ہے اور ایسے کہ جن سے مسلمانوں کا دین اور دنیا دونوں برباد ہوں۔ اس کا مفصل بیان استاذی المعظم ناصر الاسلام شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی مدظلہم الاقدس کی مبارک کتاب مسمّٰی بنام تاریخی احکام نور شرعیہ بر مسلم لیگ اور حضور پُر نور وارث الاکابر الاسیاد بالاستحقاق ذوالانفراد مرشد برحق تاج العلماء سراج العرفاء حامی السنن ماحی الفتن حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ مسند نشین سجادۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کے رسالۂ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی مسلم لیگ کی زریں بخیہ گری میں ملاحظہ ہو۔ لیگ کے اکثر لیڈر ان عام طور پر علی الاعلان کفریات بکتے پھرتے ہیں اور ضروریات دینیہ کے انکار کرنے میں انھیں کوئی باک نہیں۔ ملاحظہ ہوں دونوں مذکورہ کتابیں جن کے مطالعہ سے ان کا گمراہ بدمذہب ہونا واضح وروشن ہے مسٹر محمد علی جینا جس کو لیگ اپنا قائد اعظم اور قائد ملت اسلامیہ کہتی ہے وہ مذہباً اثنا عشری رافضی خوجہ ہے۔ (ملاحظہ ہو لیگی اخبار الامان دہلی ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء میں سر محمد یعقوب خاں بیان) بحکم شریعت مسٹر جینا کے کافر مرتد

ہونے کے لیے اس کا اثنا عشری رافضی ہونا ہی بس ہے کہ جب وہ اثنا عشری رافضی ہے تو ائمہ اہل بیت کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل اور قرآن کو ناقص ماننا اس کے مذہبی عقیدوں میں داخل ہوا۔ اگر کوئی لیگی مسلمانوں کو یوں دھوکے دے کہ مسٹر جینا کے وہ عقیدے نہیں۔ اور وہ ان مجتہدوں اور ان کے ہم عقیدوں تمام اثنا عشری روافض کو بحکم شریعت کافر مرتد جانتا اور مانتا ہے اس وقت تک لیگیوں کا یہ فریب محض[1] انہیں دو کفروں پر بس نہیں کی کہ وہ تو عموماً تمام اثنا عشری رافضیوں کے عقیدے ہیں اور مسٹر جینا ان کا قائد اعظم ہے۔ اگر صرف انہیں دو کفروں پر اکتفا کرتا تو قائد اعظم کی خصوصیت ہی کیا رہتی لہذا وہ اپنی اسپیچوں اپنے لکچروں میں نئے نئے کفریات قطعیہ بکتا رہتا ہے۔ بطور نمونہ مشتے از خروارے ملاحظہ ہو۔ عیدالفطر ۱۳۵۸ھ کے دن مسٹر جینا نے مسلمانانِ ہند کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا جو لیگی اخباروں میں نہایت طمطراق کے ساتھ شائع کیا گیا۔ اس میں کہتا ہے۔ قرآن پاک میں انسان کو خلیفۃ اللہ کہا گیا اگر انسان کے متعلق اس بیان کو کوئی اہمیت ہے تو اس بنا پر ہمارے اوپر قرآن پاک کی پیروی کا ایک فرض عائد ہوتا ہے کہ دوسرے کے ساتھ وہ سلوک کریں جو اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کے ساتھ کیا ہے۔ وسیع ترین مفہوم کے لحاظ سے یہ فرض محبت اور رواداری کا فرض ہے اور یقین مانئے یہ فرض کوئی سلبی فرض نہیں

---

[1] مدعی سست گواہ چست کا نمونہ اور شرعاً باطل و مردود ہوگا مگر مسٹر جینا نے محض

ہے بلکہ ایک اثباتی فرض ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ وہ چاہے جس ملت سے تعلق رکھتے ہوں محبت و رواداری پر ہمارا عقیدہ ہے تو ہمیں اپنے روزمرہ کے سیدھے سادھے فرائض اور خاموش تقویٰ کے سلسلے میں اس عقیدے پر کاربند ہونا چاہیئے۔

اس کفری عبارت میں مسٹر جیانے ہر کافر و مسلم ہر لامذہب و بے دین کے ساتھ محبت رکھنا مسلمانوں پر قرآنی فرض بتا دیا اتنا ہی نہیں۔ بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ پر بھی افترا کر دیا کہ اس کو ہر مذہب و ملت کے انسان کے ساتھ محبت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ حالاں کہ قرآن پاک کا کھلا ہوا ارشاد ہے۔ فان اللہ لایحب الکفرین بیشک اللہ تعالیٰ کافروں کے ساتھ محبت نہیں رکھتا۔ اسی قرآن پاک کا صریح ارشاد ہے فان اللہ لا یرضی عن القوم الفسقین ۞ یعنی بیشک اللہ فاسق لوگوں سے راضی نہیں۔ قرآن پاک کے لیے ان کھلے ہوئے روشن ارشادات کو مسٹر جیانے منہ بھر کر جھٹلایا اور پھر اپنے اس کفر ملعون کا قرآن پاک پر افترا جڑ دیا۔ اسی طرح قرآن پاک کی بکثرت آیات مقدسہ ہیں جن میں کفار و مشرکین کے ساتھ محبت اور دوستی کو کھلم کھلا حرام فرمایا گیا ہے۔ اس کا ایمان افروز بیان استاذی المعظم ناصر الاسلام شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰحضرت مولانا مولوی حافظ قاری

۱؎ فان اللہ عدو للکفرین بے شک اللہ تعالیٰ تمام کافروں کا دشمن ہے اسی قرآن پاک کا واضح ارشاد ہے

مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی ادام اللہ برکاتہم علی رؤسنا قائمۃ کے رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی بد از سیرت گیبیٹ میں ملاحظہ ہو۔ اس وقت مسٹر جیناکے واضح کفریات کو واضح تر کرنے کے لیے ہم صرف دو ہی آیتِ کریمہ تلاوت کرتے ہیں۔ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہٗ اذ قالوا لقومھم انا برءٰ ؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدًا حتی تؤمنوا باللہ وحدہٗ یعنی بیشک ابراہیم اور ان کے ساتھ والوں میں تمہارے لیے پیروی کا اچھا نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سب سے جن کو خدا کے سوا تم نے معبود بنا رکھا ہے ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت کھل گئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ (ترجمہ رضویہ) لاتجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوآدون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھٰر خلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اولٰئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون یعنی تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں کہ دوستی کریں اس سے جس نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے۔ یہ لوگ ہیں جن

کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا اور اپنی طرف کی روح سے
ان کی مدد فرمائی اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں
رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ
سے۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔ سنتا ہے۔ اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچے
(ترجمۂ رضویہ)

مسٹر جینا نے ہر مذہب و ملت کے کافروں اور مشرکوں کے ساتھ
محبت ورواداری کو مسلمانوں پر فرض اور اسی کو خلافت الٰہیہ کا مقتضیٰ بتا کر
آیت قرآنیہ کو منہ بھر کر جھٹلایا اور اپنے اس کفر ملعون کا افترا قرآن پاک پر تھوپ
دیا والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔ پھر جب مسٹر جینا کے نزدیک ہر مذہب
وملت کے تمام کافروں اور مشرکوں کے ساتھ محبت ورواداری فرض ٹھہری
تو اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد وقتال معاذ اللہ
حرام ٹھہرا تو یہ معاذ اللہ جو حضور اکرم سید القاہرین علیٰ اعدا رب العالمین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور تمام صحابۂ کرام ومجاہدین اسلام رضی
اللہ عنہم اللہ الملک المنعام پر سخت ناپاک ترین حملہ ہوا۔ جب مسٹر
جینا کے اس ناپاک فتوے سے اشاعتِ اسلام واعلائے کلمۃ
اللہ کے لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور تمام صحابۂ
کرام ومجاہدین اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تمام کارنامہائے جہاد
وقتال معاذ اللہ سب حرام وناجائز وغلط وباطل ٹھہرے۔ تو مسٹر جینا
کے اس سارے پیغام کا خلاصہ بھی یہی ہوا کہ اسلام غلط وباطل ہے
اور بے دینی اور لامذہبی صحیح ودرست ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

آہ! کیا ستم شعاری ہے کہ دہریت پر اسلام کا پردہ ڈال کر اس کی اشاعت کی جا رہی ہے۔ اُف! کیسی جفا کاری ہے کہ تعلیمات اسلام کے شہد میں الحاد و بے دینی کا زہر ملا کر مسلمانوں کے قلوب میں پیوست کیا جا رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

بحکم شریعت مسٹر جینا اپنے ان عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بناء پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ اور جو شخص ان کے ان کفروں پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اسے کافر نہ مانے یا اس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد شر اللئام اور بے توبہ مرا تو مستحق لعنت عز بز علام والعیاذ باللہ الملک المنعام

جواب سوال نہم: حسن نظامی نے اپنے ایک ناپاک رسالے میں جس کا نام اس نے مرشد کو سجدۂ تعظیم رکھا۔ برخلاف اجماعِ امت مرید کے لیے پیر کو سجدۂ تعظیمی کرنا جائز و حلال ٹھہرایا جس کا رد قاہر حضور پر نور امام اہلسنت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب مبارک مسمّٰی بنام تاریخی الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ [۱۳۳۷] میں ملاحظہ ہو لیکن ہمیں اس وقت اس پر نظر نہیں نہ ہم اس وقت یہ دیکھتے ہیں کہ حسن نظامی نے اپنی کتابوں محرم نامہ، یزید نامہ وطمانچہ بر رخسار یزید،، میں جا بجا حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور حضرت ہادی مہدی سیدنا امیر معاویہ